سوال

(480) زکوۃ کی رقم کو جمع کر کے کسی رفاہی کام یعنی سڑک، گلی   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا زکوۃ کی رقم کو جمع کر کے کسی رفاہی کام یعنی سڑک، گلی، مدرسہ وغیرہ پر خرچ کرنا چاہیے یا صرف غرباء کو دینی چاہیے؟ (کلیم انور، ہزارہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ وزکوۃ کے مصرف ہیں آٹھ ... سورۂ توبہ کی آیت نمبر ہے ساٹھ۔ { إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ } وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ } [التوبہ: ٦٠]

''صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے فرض ہے، اللہ کی طرف سے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔'' [فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔[فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے یعنی جنگی سامان وضروریات اور مجاہد (چاہے وہ مال دار ہی ہو) پر زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز ہے۔ [تفسیر احسن البیان] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار پر زکوۃ حرام ہے، سوائے پانچ قسم کے مالداروں کے۔ ایک تو وہ جو زکوۃ وصول کرنے پر مقرر ہو۔

دوسرا وہ جو مال زکوۃ کی کسی چیز کو اپنے مال سے خرید لے۔

تیسرا قرض دار۔   چوتھا اللہ کے راستے کا غازی مجاہد۔

پانچواں وہ جسے کوئی مسکین بطور تحفے کے اپنی کوئی چیز جو زکوۃ میں اسے ملی ہو، دے۔''

معلوم ہو آپ کا ذکر کردہ مصرف ''رفاہِ عامہ'' ان مندرجہ بالا آٹھ مصارف سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔

اکثر ائمہ سلف کے اقوال کے مطابق اس کا بہترین مصرف جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا ہے اور قتال فی سبیل اللہ اسی کا ایک اہم شعبہ ہے۔ [تفسیر تیسیر القرآن] فی سبیل اللہ سے مراد مجاہدین وغازی ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر]

اللہ کے راستے بہت سارے ہیں، لیکن میں اس کے بارے نہیں جانتا کہ کسی نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ یہاں سبیل اللہ سے مراد لڑائی یا غزوہ ہے۔ [احکام القرآن

۲: ۹۶۹] ۱۶ ۷ ۱۴۲۳ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص415

محدث فتویٰ